



ریزرو بینک آف انڈیا

ویب سائٹ: www.rbi.org.in/urdu

ویب سائٹ: www.rbi.org.in

ای۔میل: helpdoc@rbi.org.in

شعبہ بر موصلات، سینٹرل آفس، ایس بی ایس مارگ، ممبئی-400001
فون: 91 22 2266 0502 ٹیکس: 91 22 22660358

23 اکتوبر 2020

مونیٹری پالیسی کمیٹی میٹنگ منعقدہ 7 اکتوبر سے 9 اکتوبر 2020 کی روداد (آر بی آئی ایکٹ، 1934 کے سیکشن 45ZL کے تحت)

25 ویں مانیٹری پالیسی کمیٹی میٹنگ (ایم پی سی) جس کی تشکیل آر بی آئی ایکٹ، 1934 کے سیکشن 45ZB کے تحت کی گئی تھی، 7 اکتوبر سے 9 اکتوبر 2020 تک منعقد ہوئی تھی۔

2: اس میٹنگ میں سبھی ممبران شریک ہوئے تھے، ڈاکٹر ششاشانک بھڑے، ایلائیڈ اکنامک ریسرچ دہلی کی نیشنل کونسل کے سینئر صلاح کار، ڈاکٹر اشیم گول، پروفیسر اندرا گاندھی انسٹی ٹیوٹ آف ڈیولپمنٹ ریسرچ، ممبئی، پروفیسر جینتھ آر۔ ورمہ، پروفیسر انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ، احمد آباد، ڈاکٹر مردل کے ساگرا ایکزیکیوٹو ڈائریکٹر آر بی آئی (گورنمنٹ کے ذریعہ آر بی آئی سینٹرل بورڈ میں نامزد)، ڈاکٹر مائیکل دیبا براتاپاترا، ڈپٹی گورنر، مونیٹری پالیسی کے انچارج اور اس کی صدارت گورنر جناب شکتی کانت داس جی نے کی تھی۔ ڈاکٹر ششاشانک بھڑے، ڈاکٹر اشیم گول اور پروفیسر جینتھ آر، ورمہ، نے ویڈیو کانفرنس کے ذریعہ اس میٹنگ میں شرکت کی۔

3: آر بی آئی ایکٹ، 1934 کے سیکشن 45ZL کے مطابق ایم پی سی کی ہر میٹنگ کے 14 دن بعد ریزرو بینک اس میٹنگ کی کارروائی کو شائع کرے گا اس میں مندرجہ ذیل باتیں شامل کی جائیں گی۔

(a) ایم پی سی میٹنگ میں پاس تجاویز۔

(b) مونیٹری پالیسی کمیٹی کے ہر ایک ممبر کا ووٹ (خیالات) جو اس میٹنگ میں اس نے رکھا، اور

(c) اس میٹنگ میں اپنا یا گیارہ ریزرو لیوٹن (تجاویز) جو سیکشن 45ZI کی سب سیکشن (11 کے تحت ہے میں ہر ایک ممبر کا بیان۔

4: ایم پی سی نے ریزرو بینک کے ذریعہ صارفین کے اعتماد سے متعلق سروے پر غور کیا، اسی میں گھریلو افراط زر کا اندازہ، کارپوریٹ سیکٹر کی کارگزاری (کام)، کریڈٹ حالات، صنعتی مناظر، خدمات اور انفراسٹرکچر سیکٹر اور ماہرین کے خیالات پر بھی غور کیا گیا۔ ایم پی سی نے تفصیلی طور پر اسٹاف کے میکرو اکنامک تصورات اور اس میں درپیش خطرات پر بھی غور کیا۔ ان سب پر تفصیلی غور و خوض کے بعد ایم پی سی نے تجاویز پاس کیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

قرارداد (ریزرو لیوٹن)

5: موجودہ اور ابھرتی ہوئی میکرو اکنامک کے اندازوں (تعمین) کی بنیاد پر ایم پی سی نے میٹنگ میں آج 9 اکتوبر 2020 کو یہ طے کیا ہے کہ:

☆ ایل اے ایف کے تحت ریپورٹ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہے وہ %4.00 فی صد پر رہے گا۔ نتیجتاً ریورس ریپورٹ بھی بغیر کسی تبدیلی کے %3.35 فی صد رہے گا اور بینک ریٹ و مارجنل اسٹینڈنگ سہولت ریٹ %4.25 فی صد ہی ہوگا۔

☆ ایم پی سی نے یہ بھی کہا ہے کہ موجودہ مالیاتی سال اور اگلے مالیاتی سال میں بھی کووڈ-19 کی وجہ معاشی ترقی برقرار رکھنے کے لئے دی گئی رعایتیں جاری رہیں گی۔

یہ فیصلے کنزیومر (صارف) پرائز انڈیکس افراط زر کے لئے مقاصد کے حصول کی مطابقت کے مد نظر لئے گئے ہیں یہ افراط زر %4.00 فی صد +2.00 پر ٹارگیٹ کیا گیا ہے۔

تعیین (اسمنٹ)

گلوبل اکنامی (عالمی معیشت):

6: عالمی معیشت میں 2020 کی تیسری سہ ماہی میں بحال کے ڈاٹا موصول ہوئے پھر بھی خطرات برقرار رہے ہیں کیونکہ بہت سے ممالک میں نئی طرح کے وبائی مرض اپنے اثرات ڈال رہے ہیں۔ عالمی تجارت میں تنزلی کی ہی امید ہے۔ ان کا ابھارتی یافتہ ممالک میں زیادہ اثر ڈالے گا، نسبتاً ابھرتی ہوئی بازاری معیشتوں کے عالمی مالیاتی بازاروں کو رعایتی معیشتوں کا تعاون چاہئے ہوگا۔ ایندھن کی قیمتوں میں کمی (کنزروی) اور کنزرو مانگ نے ترقی یافتہ معیشتوں میں افراط زر کو ہدف کے اندر ہی رکھا ہے جب کہ ابھرتی ہوئی معیشتوں کے بازاروں میں قیمتوں میں اچھال آیا ہے۔

گھریلو معیشت:

7: گھریلو فنٹ پر 2020-21 کی دوسری سہ ماہی ہی میں معیشت میں سدھار آیا ہے جب کہ پہلی سہ ماہی میں (اپریل سے جون) ہماری جی ڈی پی میں %23.9 فی صد خسارہ رہا تھا۔ سرکاری اخراجات پر کنٹرول اور دیہی مانگ اور مینوفیکچرنگ میں، کچھ سروسز میں جیسے پسنجر گاڑیاں اور ریلوے کرایہ میں (مال کی ڈھلائی) بہتری آئی ہے۔ زراعت مضبوط دکھائی دے رہی ہے۔ ہماری برآمدات زرو پکڑ رہی ہیں اور درآمدات بھی بہتر ہو رہی ہے۔ دوسری سہ ماہی میں تجارتی خسارہ معمولی طور پر بڑھ رہا ہے۔

8: جولائی، اگست 2020 میں ہمارے افراط زر میں اضافہ ہو رہا ہے، یہ %6.7 فی صد ہو گیا ہے۔ سپلائی میں روکاؤٹس آنے کی وجہ سے نوڈ، ایندھن پر زیادہ دباؤ پڑا، ٹیکسوں میں بھی اضافہ ہوا۔ ہم کو امید ہے کہ اگلے تین ماہ میں، مانگ کنزرو ہونے سے افراط زر کچھ کم ہوگا۔

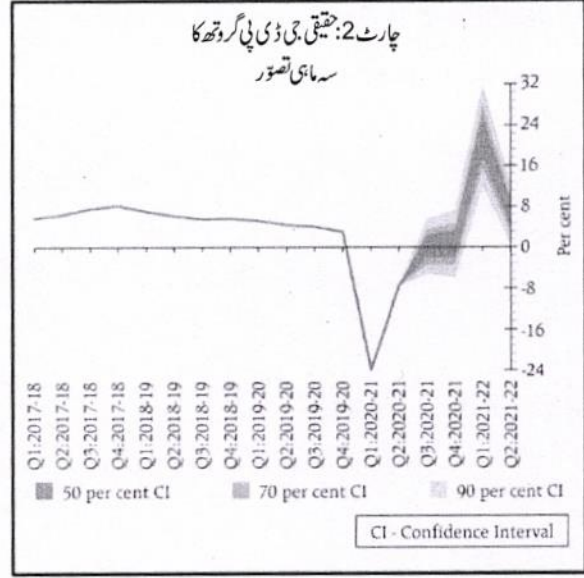
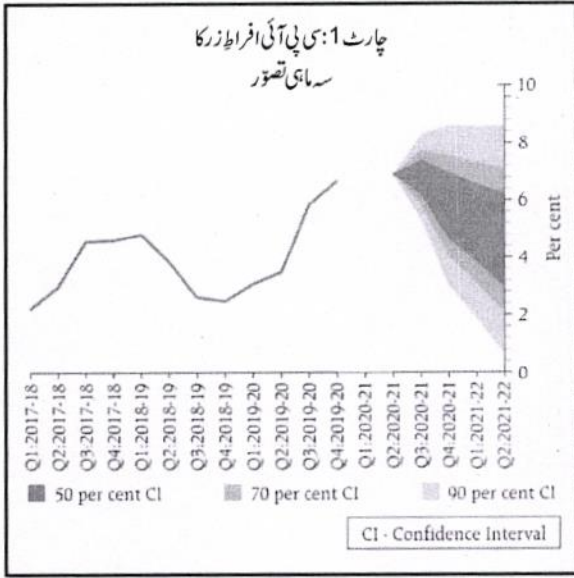
9: گھریلو مالیاتی ماحول دھیرے دھیرے آسان ہو جائے گا کیوں کہ ہم کو نیڈٹی میں زیادہ اضافہ ہو جائے گا ہماری ریزرو منی سال در سال %13.5 بڑھ گئی ہے کیوں کہ کرنسی ڈیمانڈ میں %21.5 فی صد تیزی آئی ہے (12 اکتوبر 2020 پر)؛ منی سپلائی 25 ستمبر 2020 پر %12.3 فی صد پر سمٹ گئی تھی۔ بینکوں کی نان-فوڈ گروتھ قابو میں رہی۔ بھارت کا غیر ملکی زرمبادلہ ریزرو 12 اکتوبر 2020 کو امریکی ڈالر 545.6 بلین ڈالر پر تھا۔

نظریہ (آؤٹ لک):

10: افراط زر کے نقطہ نگاہ سے اگر ہم دیکھیں خریف کی بوائی خوردنی اشیاء کے لئے بہتر ہوگی فصل خریف کی آمد پر ٹماٹر، پیاز اور آلو تیسری سہ ماہی میں سستا ہوگا جبکہ دالوں پر امپورٹ ڈیوٹی بڑھنے کی وجہ سے مہنگی ہوں گی۔ ستمبر میں خام تیل کی قیمتیں کنزرو تھیں مانگ میں کمی کی وجہ سے لیکن ٹیکسوں میں کٹوتی نہ ہونے سے تیل کے داموں میں اضافہ ہوگا۔ صنعتوں کو انرجی سپلائی میں قیمتوں میں اضافہ، مزدوروں کی کمی اور ٹرانسپورٹ قیمتوں میں اضافہ سے چیزیں مہنگی ہوں گی ان سبھی باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے افراط زر کا ہدف 2020-21 کی دوسری سہ ماہی میں %6.8 فی صد اور سال

2020-21 کی دوسری چھ ماہی میں 4.5% سے 5.4% ہدف رکھا ہے اور 2021-22 کی پہلی سہ ماہی میں یہ ہدف 4.3% فی صدر رکھا جا رہا ہے۔ (چارٹ 1)

11: گروتھ کے نظریہ سے دیکھیں، دیہی معیشت میں مضبوطی کی اُمید ہے لیکن جہاں تک شہری مانگ کی بات ہے سماجی دوری کی وجہ سے اور کووڈ 19 کے معاملہ بڑھنے کی وجہ سے اس میں کمزوری ہی رہے گی۔ مینوفیکچرنگ صنعتیں چوتھی سہ ماہی تک مضبوطی پکڑ لیں گی، پرائیویٹ سرمایہ کاری اور ایکسپورٹ کنٹرول میں رہے گا، مندرجہ بالا فیکٹرز کو دھیان میں رکھتے ہوئے، کووڈ 19 کی ٹریجڈی غیر یقینی ہے ہماری اصل جی ڈی پی گروتھ میں منفی (-9.5%) کی اُمید ہے چوتھی سہ ماہی تک یہ منفی ہی رہے گی لیکن کچھ بہتر ہو جائے گی۔ (چارٹ 2)



12: ایم پی سی کا یہ خیال ہے کووڈ 19 مہلک وبا سے نبتے ہوئے معیشت کی بحالی مونٹری پالیسی کی اولین ترجیح ہے۔ جب کہ کئی مہینوں سے افراط زر ہماری برداشت سے باہر ہے ایم پی سی کا خیال ہے کہ نیچے بتائے ہوئے فیکٹرز معیشت کھلنے پر (زندگی معمول پر آنا) ہماری پالیسی کا امتحان لیں گے۔ سپلائی چین بحال کی جا رہی ہیں ایکٹیوٹیز شروع ہو رہی ہیں زندگی معمول پر آ رہی ہے۔ ان سب فیکٹرز کو دھیان میں رکھتے ہوئے ایم پی سی نے یہ فیصلہ کیا ہے پالیسی ریٹ میں کوئی چھیڑ چھاڑ نا کی جائے اس کو برقرار رکھا جائے ہم افراط زر کے دباؤ کو نرم ہونے کا انتظار کریں اور اسی خلاء کو گروتھ میں مدد دینے کے لئے استعمال کریں۔

13: ایم پی سی کے سبھی ممبران۔ ڈاکٹر ششانتک بھڑے، ڈاکٹر اشیشا گوگل، پروفیسر جینتھ آر۔ ورماء، ڈاکٹر مردل۔ کے ساگر، ڈاکٹر مائیکل ڈیبا براترا پاترا اور جناب شکتی کانت داس نے متفقہ طور پر ریپورٹ کو موجودہ رکھنے کے حق میں ووٹ دیا، اور رعایتی مراعات کو جاری رکھنے، جب تک کہ گروتھ بحال نہ ہو جائے، پر زور دیا۔ یہ مراعات پائیداری کی بنیاد پر جب تک معیشت پر کووڈ 19 کے اثرات دور نہ ہو جائیں، دی جاتی رہیں۔ انہوں نے افراط زر کو ہدف کے اندر رہنے کا یقین بھی دلایا۔ ڈاکٹر ششانتک بھڑے، ڈاکٹر اشیشا گوگل، ڈاکٹر مردل۔ کے ساگر، ڈاکٹر مائیکل ڈیبا براترا، اور جناب شکتی کانت داس نے متفقہ طور پر جاری مراعات کو موجودہ مالیاتی سال اور اگلی مالیاتی سال تک برقرار رکھنے کے حق میں ووٹ دیا۔ لیکن پروفیسر جینتھ آر ورماء نے اس ترتیب کے خلاف ووٹ دیا۔

14: ایم پی سی میٹنگ کی روداد 23 اکتوبر 2020 تک شائع کر دی جائے گی۔ ریپورٹ کو 4.00% پر بغیر کسی تبدیلی کے برقرار رکھنے کی قرارداد پر ووٹنگ:

ووٹ	ممبر
ہاں	ڈاکٹر ششائک بھڑے
ہاں	ڈاکٹر اشیمیا گوئل
ہاں	پروفیسر جینتھ آرورا
ہاں	ڈاکٹر مردل۔ کے۔ ساگر
ہاں	ڈاکٹر مائیکل دیبا راتا پاترا
ہاں	جناب شکتی کانت داس

ڈاکٹر ششائک بھڑے کا اسٹیٹمنٹ (بیان)

15: موجودہ حالت میں مالیاتی پالیسی تناظر میں دو اہم وجوہات ہیں، جس میں آؤٹ پٹ گروتھ تیزی سے نیچے گری اور اس پر افراط زر کا دباؤ رہا۔ معیشت کی بازیابی برقرار رکھنا اور افراط زر میں نرمی۔

16: پالیسی ریٹ بغیر تبدیلی کے چھوڑ دیئے گئے تھے، 4 اگست سے 6 اگست 2020 تک منعقدہ ایم پی سی کی میٹنگ میں یہ جنوری سے مئی 2020 کے درمیان کے ریٹ میں 115 بنیادی پوائنٹ کی کمی کی گئی تھی اگست 2020 کی میٹنگ کے اسٹیٹمنٹ میں معاشی نظریہ پر کووڈ۔ 19 کا اثر صاف جھلکتا ہے۔

17: 2020-21 کی پہلی سہ ماہی میں جی ڈی پی میں سال در سال کے حساب سے 23.9% فیصد کمی سکنز آئی اس سے ہماری معیشت کو زوردار دھکا لگا بے روزگاری بڑھی اور آمدنی کم ہوئی معاشی پیداوار میں زبردستی کمی آئی، پروڈکشن اور اخراجات کے کھاتے میں بہت اثر پڑا۔ سبھی غیر زرعی سیکٹر میں مجموعی طور پر گراؤٹ آئی۔ مانگ میں کمی آئی پرائیویٹ مصنوعات کی مقدار میں کمی اگر گروتھ میں کہیں اضافہ ہوا تو وہ سرکاری اخراجات میں پابندیوں کی وجہ سے ہوا۔ درآمدات اور برآمدات دونوں کم ہوئے۔ اشیاء کی ڈھلائی اور خدمات میں روکاؤٹ کووڈ۔ 19 مہلک وبا سے ہوئی حالانکہ جون ماہ سے کچھ پابندیوں میں چھوٹ دی گئی لیکن گروتھ کو پہلے کے مقام تک پہنچنے میں بہت وقت درکار ہوگا ہماری ساری قوت اس مہلک وبا کے مزید پھیلاؤ کو روکنے میں صرف ہوئی، علاقائی ماحول نے سپلائی چین میں بھی روکاؤٹ ڈالی۔

18: اس مہلک وبا کا موجودہ اثر ہمیں یہ بتاتا ہے کہ ستمبر کے آخر تک اس مہلک وبا میں کمی آئے گی اب آنکڑے بھی کم ہو رہے ہیں لیکن ابھی بھی ان آنکڑوں میں اضافہ کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ آنے جانے میں چھوٹ سے پروڈکشن میں بڑھوتری ہو سکتی ہے۔ یہ طریقہ کار بھی دھیرے دھیرے ہی عمل میں لایا جائے گا۔ سروسز دینے والے اور پروڈیوسرز اور کسٹمرس ہی اس وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے میں ہی معاون ہوں گے۔

19: معیشت کی بحالی کو سنبھالنے کیلئے ضروری ہے کہ سپلائی لائن کو اس طرح سے بنایا جائے کہ مزدور اور صارفین دونوں ہی محفوظ رہیں۔ اسکے لئے کچھ تبدیلی کی ضرورت ہے نقل و حمل کے ذرائع میں اور کام کی جگہوں میں تاکہ کووڈ۔ 19 مہلک وبا کے پھیلاؤ سے جڑے خطرات کو کم کیا جاسکے۔

20: زراعت سے جڑے مدافعتی اقدام سے متعلق سپلائی دھکوں کو کم کیا جائے کیوں کہ یہ حقیقت ہے کہ شروعاتی طور پر یہ وائرس شہری علاقوں میں پھیلا تھا اور اس کو روکنے کے لئے فوری طور پر کوششیں کی گئیں۔ غذائی اجناس کی سپلائی چین کو نقل و حمل کی روکاؤٹوں سے مستثنیٰ رکھا گیا تاکہ غذائی اجناس کی کمی عوام کے لئے نہ ہونے پائے۔

21: ہمیں واقعی میں اس طرف بھی دھیان دینا ہے کہ صنعتوں کی بقاء کو پھر سے پٹری پر لانے کے کی ضرورت ہے جن کی آمدنی اور محصولات ختم

ہو چکے ہیں۔ اس معاملہ میں پروڈکشن کو بڑھانا اور بازار کو سرگرم رکھنا ضروری فیکٹر ہے۔ بینکوں کے ذریعہ صنعتوں کو دیئے جانے والے قرض یعنی بینکنگ لینڈنگ ریٹ پیداواری سیکٹرز بشمول ہاؤسنگ قرض کو کم کر کے باریابی کے لئے مضبوطی دینا ہے پھر بھی یہ سب مانگ پر منحصر ہوگا۔ کمزور مانگ کی حالت پچھلے سال کے مقابلہ 2020-21 میں ستمبر تک تنزلی کی طرف مائل ہے، صارفین کی مانگ میں اضافہ معمول کے مطابق معاشیاتی ایکٹیویٹیز کو بڑھا دے گا۔ اور صحت عامہ بھی بڑھے گی، عوامی سرمایہ کاری انفراسٹرکچر سدھارنے میں ان مقاصد کے حصول میں معاون ہوگی اور اس سے صارفین کا اعتماد بحال ہوگا۔

22: ہمارا موجودہ اکاؤنٹ بیلنس، غیر ملکی کپٹل فلو اور فوریکس ریزرو کی پوزیشن اس طرف اشارہ کر رہی ہے کہ ہمارے بیرونی سیکٹر میں استحکام آرہا ہے حالانکہ گھریلو اور عالمی مانگ و عالمی بازاروں میں توازن ہے۔ غیر فوڈ سیکٹر میں بینک کریڈٹ میں گروتھ کمزور ہے۔

23: سرکار کی مالیاتی حالت، مرکز اور ریاستوں دونوں میں ٹیکس حصولیبانی پر بہت دباؤ ہے موجودہ حالت میں سرکار کو اس طرف دھیان دینا ہوگا جس سے ذریعہ آمدنی اور لوگوں کی زندگی کی بقاء کے لئے ان کی غیر معمولی مانگ کو پورا کیا جاسکے۔

24: مانگ کی حالت میں لگا تار کمزوری ہمارے فیکل نظام اور فیکل حالت پر زبردست دباؤ ڈالے گی۔

25: ہماری معیشت کا کردگی کے نشان (انڈیکٹرز) اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ پہلے سہ ماہی کی تیز تنزلی سے اب ہم باہر آرہے ہیں۔ نقل و حمل کی پابندیوں میں چھوٹ سے کچھ سدھار ہوا ہے، مختلف سیکٹرز میں مواقع ملے ہیں جسے فارما انڈسٹری اور کھاد وغیرہ میں۔ آربی آئی کے ذریعہ انٹراپرائزز کے سروے سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ مانگ میں اور سدھار ہوگا۔

26: سال کی دوسری سہ ماہی جی ڈی پی کی بازیابی برقرار رہے گی، وہ اپنی پچھلی سہ ماہی میں تیزی سے تنزلی کی طرف مائل جی ڈی پی میں بہتری آئے گی، جیسا کہ مونیٹری پالیسی کمیٹی قرارداد میں اشارہ دیا گیا ہے کہ جی ڈی پی گروتھ سال 2020-21 کی چوتھی سہ ماہی میں مثبت ہونے کی امید ہے حالانکہ پورے سال کے لئے گروتھ ریٹ 9.5% فیصد (پچھلے سال کے مقابلہ) رہنے کا امکان ہے پیشہ وارانہ پیشین گوئی کرنے والوں کا سروے جو آربی آئی نے کیا تھا، (ستمبر 2020 میں) اس کے حساب سے ((2020-21 سال کی مجموعی گروتھ 9.1% فی صد رہے گی۔ لیکن این سی اے ای آر کا معیشت پر سہ ماہی نظر ثانی بتاتی ہے کہ 2020-21 میں سالانہ گروتھ 12.6% فی صد رہے گی۔ یہ سارے اندازے اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ سال کی پہلی سہ ماہی کے مقابلہ ہماری معاشی گروتھ دلدل سے باہر نکل رہی ہے۔

27: قیمتوں کے معاملہ میں سی پی آئی افراط زر سال در سال کی بنیاد پر جولائی، اگست 2020 میں 6.5% سے اوپر رہا۔ یہ برداشت کے پوائنٹ سے اونچا ہے اور مونیٹری پالیسی کے ہدف سے زیادہ ہے۔ اسی مدت میں غذائی افراط زر 8.4% فی صد اوسط رہا۔ اسی دوران فوڈ اور ایندھن کو الگ کرنے پر افراط زر 5.6% فی صد غذائی افراط زر پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کیوں کہ یہ خراب ہونے والی غذائی اشیاء جیسے سبزیاں ان پر کنٹرول نہیں کیا جاسکتا ہے کیوں کہ خراب ہونے پر سپلائی چین ٹوٹ جاتی ہے۔ جیسا کہ ایم پی سی قرارداد میں نوٹ کیا گیا ہے کہ سال 2020-21 کی تیسری اور چوتھی سہ ماہی میں اس کے اعتدال پر آنے کی امید ہے، افراط زر میں صرف دو ڈرائیورس ہی ذمہ دار ہیں فوڈ اور ایندھن فوڈ کے معاملہ میں، سازگار مانسون کی بارش اچھی فصل کی امید جگاتی ہے اور اس کا اثر غذائی افراط زر کو معتدل بنانے میں امید جگانا ہے۔ خام تیل کی قیمتوں میں 2020-21 کے آخر میں استحکام نظر آتا ہے۔

28: گروتھ اور افراط زر کی منصوبہ بندی میں غیر یقینی حالات ہیں اور یہ بھی غیر یقینی ہے کہ یہ کووڈ-19 مہلک وبا پر تیزی سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ ان سب کا اثر اگلی دو-تین سہ ماہیوں میں دکھائی دے گا۔ دوسری سہ ماہی کے آخر کے گروتھ میں کچھ بہتری نظر آرہی ہے۔ اس موقع پر ایک میل ملاپ والی مونیٹری پالیسی کی ضرورت ہے۔ اعتدال پسندی بڑھتی ہوئی قیمتوں میں پر زیادہ دباؤ ڈالتی ہے اور فوڈ افراط زر کی شرح کو کم کرتی ہے اس

کے لئے سپلائی سائینڈ کی بحالی پر زیادہ توجہ دینا ہوگی۔

29: گروتھ اور افراط زر کا منظر نامہ اگلے تین چار کوارٹرس کے لئے یہ بتاتا ہے پالیسی ماحول اس طرح بنایا جائے جس سے آؤٹ پٹ کی ریکوری یقینی ہو جائے۔ حالاں کہ افراط زر کا دباؤ رہے گا، لیکن پھر بھی موجودہ اندازہ بتاتا ہے کہ سال کے آخری کوارٹر میں یہ اعتدال پر آجائے گا۔

30: اس لئے میں موجودہ پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کے حق میں ووٹ دیتا ہوں اور معتدل مونیٹری پالیسی برقرار رکھی جائے جب تک گروتھ پائیدار بنیاد پر بازیابی کر سکے اور کووڈ-19 مہلک وبا کا اثر کم ہو جانے تک یہ ایسی ہی رہے۔ اس بات کو بھی یقینی بنایا جائے کہ افراط زر ہدف کے اندر رہے کم سے کم اس مالیاتی سال کے دوران اور اگلے مالیاتی سال تک بھی یہ ہدف کے اندر رہے۔

ڈاکٹر ایشیا گوگل کا بیان (اسٹیٹمنٹ):

31: ایم پی سی کے مقاصد میں یہ بھی ہے کہ ہم گروتھ کو سپورٹ دیتے ہوئے افراط زر کو بھی ہدف میں رکھیں اگر افراط زر زیادہ ہوتا ہے ہدف سے تو گروتھ تیزی سے تنزلی کی طرف جاتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ گروتھ کی بازیابی کیسے ہو اور افراط زر میں کمی بھارت کے میکرو اکنامک اسٹرکچر کے حوالے سے صحیح طریقہ سے جانچا جائے۔

32: کووڈ-19 نے ہمارے ملک میں مانگ کو توڑ کر رکھ دیا، اور ہماری سپلائی لائن کو تھس نہیں کر دیا ہے۔ اب دھیرے دھیرے ان لاک ہو گا گروتھ بھی بازیاب ہوگی اگر افراط زر کم ہو۔ سپلائی سائینڈ بہتر ہو رہی ہے زبردست بارش نے غذائی قیمتیں بڑھادیں لیکن ہمارے یہاں فصل کو بھی زبردست فائدہ ہوگا۔ لمبے وقت میں اسٹرکچرل فوڈ سرپلس بڑھے گا، زراعتی سدھار اور تیلی کی مانگ میں عالمگیر تبدیلیاں اور سپلائی کی بہرچین سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اشیاء کی قیمتوں میں نرمی آئے گی۔ سدھاروں سے رکاوٹیں دور ہو رہی ہیں، اس سے پروڈکشن قیمت میں اضافہ ہوگا۔ لہذا امید ہے کہ افراط زر اعتدال پر آجائے گا، تحقیق گواہی دیتی ہے کہ اشیاء کی قیمتیں کم ہوں گی اور آربی آئی کی رہنمائی میں افراط زر پر قابو پانے کی امیدیں پروان چڑھیں گی۔

33: ہندوستان میں نوجوانوں کی بھرمار ہے ہمارے پاس بڑی لیبر فورس ہے اور زیادہ پیداوار والے جاب کی طرف لوگ بھاگ رہے ہیں، یہ کھینچاؤ والی سپلائی کر رہے ہیں یہ بھی ایک اوپری صدمہ کا معاملہ ہے۔ سپلائی سائینڈ سے قیمتیں بڑھتی ہیں، جھٹکے لگتے ہیں اس میں افراط زر کی امیدیں اور ایکسچینج ریٹ میں بھی تبدیلی آتی ہے۔ ان صدمات پر قابو پانے کے لئے سب سے اثر دار راستہ ہے ہندوستان میں افراط زر کم کیا جائے۔

34: نظام زر اور مالیاتی ماحول باہمی طور پر مجموعی مانگ اور آؤٹ پٹ گروتھ اپنا خاص اثر ڈالتے ہیں، جب کہ سرکاری اخراجات اور ٹیکسوں کا نفاذ قیمتوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ پھیلا سپلائی کرو (ٹھیٹھر اپن) مانگ کو چوڑھتا ہے اور اس کا افراط زر پر کم اثر ہوتا ہے، لیکن آؤٹ پٹ میں بہت بڑا نقصان ہوتا ہے اس کے علاوہ زیادہ سختی مالیاتی استحکام کو بہت نقصان پہنچاتی ہے۔ پچھلی کچھ دہائیوں سے اپنائے گئے سدھاروں کی وجہ سے کریڈٹ کلچر گورننس نے مالیاتی نظام کو مضبوطی دی ہے اب حالات بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ کووڈ-19 نے ہم کو ایک موقع دیا ہے کہ مالیاتی ماحول میں بہت سختی نہ کی جائے۔

35: کووڈ-19 کی وجہ سے روپیوں (لکوئیڈٹی) کی اور بچت کا ذخیرہ اندوزی میں اضافہ ہوا ہے، اس سے حالات اور غیر یقینی بن گئے ہیں۔ افراط زر ایم پی سی کے حرف سے بہت آگے بڑھایا گیا ہے جب کہ مانگ میں زبردستی کمی آئی ہے ہماری آؤٹ پٹ گروتھ لاک ڈاؤن کی وجہ سے برباد ہو گئی لیکن سپلائی چین ٹوٹ گئی۔ جب لاک ڈاؤن ہٹے گا تو حالات بہتر ہو جائیں گے۔ سی پی آئی افراط زر، ڈبلو پی آئی کے مقابلہ بہت بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ پھلکر سپلائی قریب قریب بند ہے۔ چون کہ آؤٹ پٹ خلیج پہلے سے ہی بہت چوڑی ہے، کم ہوتی مانگ اور خلیج کے مزید چوڑی ہونے سے

افراطِ زر کم نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا میرا ماننا ہے صنعتیں اپنی مصنوعات قیمتیں فلکسڈ رکھیں کیونکہ اگر مصنوعات کا استعمال کم ہوگا تو قیمتیں مزید بڑھیں گی۔
36: حالاں کہ بھارت نے عام دنوں کے لئے زیادہ مانگ کا اندازہ لگایا تھا لیکن اسی بحران کے وقت زیادہ خرچ کرنا اور کم سود پر لکویڈٹی کو بڑھانا مشکل ہے۔ ہمارا مالیاتی خسارہ بڑھتا جا رہا ہے، کیوں کہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے ٹیکسوں کی وصولیابی نہیں ہو رہی ہے، پھر بھی ہماری سرکار مانگ کو بڑھانے اپنے اخراجات کو کم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ وہ گروتھ بڑھانے کے لئے پرائیویٹ صنعت کاروں کا تعاون چاہ رہی ہے۔ ہمیں اپنے اخراجات کو اس طرح سے ڈیزائن کرنا چاہئے تاکہ سپلائی چین میں کوئی رکاوٹ نہ آئے جیسے ہی گروتھ بڑھتی ہے مالیاتی خسارہ کم ہونے لگتا ہے۔

37: خسارہ میں کم مدت کی فائینیننگ بڑھتی ہے اس سے سرکار کی قرض کو لینے کی تحریک کم ہو جاتی ہے ایسے میں پوری دنیا کی مرکزی بینکیں اس طرح کے قدم اٹھا رہی ہیں ہماری مونیٹری پالیسی قرارداد وعدہ کرتی ہے سازگار مالیاتی ماحول بنانے کا اس وقت تک کے لئے جب تک کہ ہماری گروتھ کے لئے پبلک اور پرائیویٹ باروانگ اور خرچ میں تیزی نہ آجائے۔ ہم نپے تلے قدم اٹھا رہے ہیں۔ نئے قوانین کا نفاذ اس سمت میں کارگرد ہو سکتا ہے۔ اس سے خطرات میں کمی آئے گی عوام کو لکویڈٹی خوب ملے گی۔ نقل و حمل میں سدھار آئے گا اور شرح سود کا پھیلاؤ کم ہوگا۔

38: عالمی صحت کے بحران کو کم کرنے اور اس کے اثرات سے نکلنے کے لئے ہماری پہلی ترجیح ہے لیکن ہم کو وقت کے لحاظ سے زیادہ جوش سے کام نہیں کرنا ہے۔ عالمی مالیاتی بحران پر زیادہ پر جوش ہونے کا مطلب ہے زیادہ سختی کرنا۔ ہماری پالیسی کا مقصد ہے مواقع کی موجودگی کے حساب سے ہمیں موجودہ وسائل سے نپٹنا تاکہ ان کا اثر بہتر ہو۔ ہمیں مستقبل کو دھیان میں رکھتے ہوئے سرکار کو آنے والے حالات سے نپٹنے کی تیاری کرنا ہوگا۔ لاک ڈاؤن کے دوران اٹھائے گئے قدموں سے ہمیں پرہیز کر کے دیگر اقدام کرنے ہوں گے۔ مثال کے طور پر دی گئی مراعات ختم کر دی گئی ہیں بغیر کسی بڑے اثرات کے مد نظر بارورس اور مالیاتی نظام پر بینکیں اب خطرات کی بنیاد پر رقم قرض دے رہی ہیں۔ سرکار نے پرائیویٹ بینکوں کو بھی اجازت دے دی ہے کہ وہ ایم ایس ایم ای کو قرض فراہم کریں۔ ہدف کے حساب سے قرض کو پھر سے ترتیب دیں اور اکنامی کے ذریعہ لکویڈٹی بڑھائیں اس سے صنعتوں کو دوبارہ زندگی ملے گی اور اس نقصانات سے بچا جاسکے گا اور معیشت تیزی سے بازیابی حاصل کرے گی۔

39: اس وقت افراطِ زر کہیں زیادہ ہے حالانکہ اس کے کم ہونے کی امید ہے۔ اس لئے پالیسی ریٹ میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں، یہ ٹھیک ہی ہے کیونکہ سپلائی لائن اب بہتر ہو رہی ہے، اور کووڈ۔19 کی غیر یقینی حالات بھی بدل رہی ہے۔ معاملات کم ہو رہے ہیں لہذا میں ریپوریٹ کو بغیر کسی تبدیلی کے اور موجودہ مراعات کو جاری جب تک کہ ضروری ہو، کم سے کم اس مالیاتی سال اور اگلے مالیاتی سال کے لئے گروتھ کو زندہ کرنے اور کووڈ۔19 کے اثرات کو کم کرنے کے حق میں اپنا ووٹ دیتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ افراطِ زر ہدف کے اندر رہے گا۔ دیئے گئے مراعات بھی اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک کہ ہماری معیشت پٹری پر نہیں آ جاتی مجھے ایسا یقین ہے۔

پروفیسر جینتھ آرور ما کا بیان (اسٹینٹ):

40: مجھ کو جزوی طور پر اس قرارداد سے متفق ہونے پر ذہنی کوفت ہو رہی ہے میرا تھوڑا ٹکنکی اختلاف ہے جب کہ میں قرارداد کی رو سے متفق ہوں۔ کیا میں تل کا پہاڑ بنا کر عوام کے دلوں میں غیر ضروری پیدا کر رہا ہوں؟ اتنی لمبی بحث کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اختلاف تکلیف دہ ہو سکتا ہے لیکن میں ایم پی سی ممبران کا دھیان دلانا چاہتا ہوں کہ وہ آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا اظہار کریں، اور مدداری سے کریں۔ جب کہ یہ سمجھوتہ عمل میں نہ آ کر فلسفہ کے طور پر ہو۔ کسی فرد کے بیان کو ہمیشہ اڑانہیں دینا چاہئے، میں اکثر اس مخالفت میں بھی کچھ اچھائی دیکھتا ہوں۔

41: میں اس بات کو ترجیح دیتا ہوں اور اپنی گائیڈنس کو اس طرح بیان کرتا ہوں۔ ”ایم پی سی نے فیصلہ کیا ہے کہ مراعات اس وقت تک جاری رکھی جائیں جب تک معیشت کی گروتھ اور کووڈ۔19 کے اثرات کم نہ ہو جائیں۔ جب کہ افراطِ زر کو ہدف کے اندر رکھنے کی یقین دہانی بھی کرائی گئی

ہے۔ ایم پی سی پالیسی ریٹ کو کم ہی برقرار رکھنے کی امید کرتی ہے، اور اس مالیاتی سال اور اگلی مالیاتی سال میں بھی مراعات کو جاری رکھنے کے حق میں ہے۔

42: یہ اصلی ایم پی سی قرارداد سے دو باتوں میں مختلف ہے۔ پہلی، میرے خیال سے آنکڑوں کی بنیاد پر رہنمائی کرنا کوئی فیصلہ نہیں ہوتا بلکہ یہ صرف امید ہی ہوتی ہے۔ ایسا لفظ جو ناخوشگوار حیرتوں سے بھرا ہوا ہے، ایم پی سی کو ڈانا خود حاصل کرنا چاہئے۔ کووڈ-19 ایک غیر متوقع طور پر گروتھ کے لئے صدمہ ہے، جو اچانک ظاہر ہو گیا۔ اگر اسی طرح بغیر کسی پیشین گوئی کے افراط زر بے قابو ہو کر معیشت کو نقصان پہنچا دے تو کیا کریں گے؟ میں سمجھتا ہوں کیا ایسی حالت میں بھی ایم پی سی مراعات دینے کے حق میں ہوگی، میں مجھے شک ہے کہ لفظ ”طے کیا گیا“ کا مطلب صرف یہ ہے کہ جب تک حالات اپنے آپ اس خطرے سے باہر نہ آجائیں مراعات جاری رکھنا ان کا مقصد ہے۔ میں اپنے اس خیال پر مضبوطی سے قائم ہوں کہ ایم پی سی اپنے وقار کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ لہذا میں لفظ ”طے کیا گیا“ سے متفق نہیں ہوں جب تک آنکڑوں کی بنیاد پر ایم پی سی میں قرارداد پر رہنمائی آگے بڑھائی جاتی ہے۔

43: دوسرا، میرا قیاس لمبی مدت تک کے لئے شرح سود پر غور کرنا ہے۔ میرے خیال میں اہم موٹیویشن اپنی رہنمائی کو آگے بڑھانے کی حقیقت یہ ہے کہ بھارت دنیا میں سب سے زیادہ نشیب و فراز والا ملک ہے، بھارت کی پیداوار ایک سال کی مپچور بیٹی سے نہیں آئی جاسکتی ہے ہم مختصر الفاظ میں کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے ملک کے لئے یہ وقفہ درمیانی مدت کے لئے ۲ سے ۵ سال اور لمبی مدت کے لئے ۵ سے ۱۰ سال ہونا چاہئے۔ ہماری پیداوار کی لکیر ریورس ریپورٹ 3.35% فی صد کے قریب آتی ہے، ہمیں صحیح اشد دیکھنے کے لئے ہماری فارورڈس گائیڈینس ایک سال سے زیادہ کے لئے بڑھانا چاہئے۔ ایم پی سی قرارداد میں فارورڈس گائیڈینس چھ ماہ کے لئے بڑھانا آئیں چرانا ہی ہے۔

44: قابل یقین افراط زر کا ہدف افراط زر کے خطرات کو بڑھانے کا ایک طریقہ ہی ہے۔ اگر بازار اوسط افراط زر کی امید کرتا ہے افراط زر کے ہدف کے برابر تو تعریف کے حساب سے افراط زر کا خطرہ کم ہے، تو خطرات بھی کم ہوں گے۔ تب پھر لکویٹیڈی خطرات کی ضرورت ہی کیا ہے۔ لہذا یہ صرف ایک مفروضہ ہے۔

45: مجھے یہ نظر آتا ہے کہ پیداوار کا کرو (خط) ایم پی سی کی موجودہ گائیڈینس کے وقار کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔ تاریخ وار رہنمائی کا تعارف اس ایم پی سی قرارداد میں مسائل کو حل کرنے کی ایک کوشش ہی ہے، مجھے اس قرارداد سے صرف یہی پریشانی ہے کہ وہ لفظ ہے ”طے کیا گیا“ جیسے بریکس کار کو تیز سفر کرنے کی اجازت دیتے ہیں اس طرح سے ایم پی سی کی گائیڈینس زیادہ اثر دار ہو سکتی ہے، اگر یہ ساتھ میں افراط زر سے لڑنے کا طریقہ کار بھی اختیار کرے، میں لفظ ”امید“ پر ترجیح دیتا ہوں اس سے افراط زر کے دھکوں کو برداشت کرنے میں آسانی ہوگی۔ (دیکھیں چارٹ 1)

46: میں یقین کرتا ہوں کہ اونچی لمبی مدت کی شرح ہماری معیشت کو دو طرح سے نقصان پہنچاتی ہے پہلی، پالیسی ریٹ کو آسان (نرم) کرنے کا فائدہ نیچے لیول تک نہیں پہنچتا ہے یہ صرف کارپوریٹ کو فائدہ پہنچاتا ہے اور دوسرا، لمبی مدت کی شرح معیشت میں سرمایہ کاری کو دھڑام کر دے گی اور یہ غریب ملکی سرمایہ کاری کو بڑھا دے گی لیکن جب ہمارا بانڈ مارکٹ نیچے جائے گا تو یہ سرمایہ باہر نکال لیا جائے گا تب ہمارا کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس ہو جائے گا۔

47: لمبی مدت کی شرح تیزی سے کمی بہت اہم ہوتی ہے۔ دوسری طرف کی مدتی شرح پہلے سے ہی 3.35% فی صد ہے اس شرح کو مزید کم کرنا، اس میکرو اکنامک ماحول میں نقصان دہ ہی ہوگا اور یہ خطرات سے بچنے کے موزوں نہیں ہے۔ اس لئے میں موجودہ لیول پر پالیسی ریٹ رکھنے کے حق میں ہوں۔ میں موجودہ مراعات کے حق میں بھی ہوں میں ریورس ریپورٹ کے حق میں بھی ہوں لیکن ریپورٹ پر میرے اپنے ملحوظات ہیں۔ ڈاکٹر مردل کے۔ ساگر کا بیان (اسٹیٹمنٹ):

48: اگست میں ہوئی ایم پی سی کی میٹنگ میں جب کہ غیر یقینی حالات میں پیشین گوئی کرنا مشکل تھا اور ڈاٹا کے تحت مانیٹری پالیسی بنائی گئی تھی۔ میں نے اس وقت بھی اشارہ دیا تھا کہ گروتھ مزید گر سکتی ہے اور افراط زر کم ہوگا جس کا سب لوگ اندازہ نہیں لگا رہے ہیں۔ بازار کا رخ چوں کہ بہتر ہو گیا ہے مستقبل کی سمجھ رکھنے والے ماہرین پیشہ درحضرات اب بتا رہے ہیں کہ سال 2020-21 میں گروتھ ریٹ %9.1 فی صد ہوگی جو کہ ابھی %5.8 ہے (اگست میں) اور اس سال کی چوتھی سہ ماہی میں ہیڈ لائن افراط زر %4.2 فی صد ہوگا جو ابھی %3.00 فی صد ہے۔ ایم پی سی کی قرارداد میں بنیادی طور پر گروتھ %9.5 فی صد مانی گئی ہے، اور ہیڈ لائن افراط زر %5.4-4.5 فی صد آئی گئی ہے، اور 2021-22 کے لئے یہ پہلی سہ ماہی میں %4.3 فی صد مانا جا رہا ہے۔ ہماری نئی منصوبہ بندی اسی بات پر قائم ہے کہ افراط زر ضرور کم ہوگا جب کہ گروتھ بڑھے گی۔ اس طرح گروتھ انفلیشن پالیسی گروتھ کو بڑھا دینے والی ہے اور افراط زر بھی ہدف کے اندر رہے گی۔

49: سال 2020-21 کی پہلی سہ ماہی میں ہماری معیشت زبردست دھکا لگا جو کہ جی بیس ممالک میں سب سے خراب معیشت ہماری رہی۔ سرکار کے ذریعہ بہترین قدم اٹھائے جانے کے باوجود بہت سے سیکٹرز اپنے نارمل حالت پر نہیں آسکے ہیں۔ ہماری معیشت کی گراؤت 2019-20 کے دوران 11 سال میں کم ترین معیشت سے بھی زیادہ خراب رہی۔ میرے اپنے خیال یہ خراب دور 2021-22 کے آخری وقت تک جاری رہے گا۔ حالانکہ کچھ تکنیکی اقدام ہماری گروتھ کو بڑھانے میں ضرور مدد کریں گے۔ سرمایہ کاری ہمارے ملک کی حقیقی مانگ کے مقابلہ صرف ایک تہائی ہی ہوئی ہے، اور یہ 2020-21 کی پہلی سہ ماہی میں سیکٹر کر %47 فی صد رہے گی اور اسی دوران صنعتوں میں مینوفیکچرنگ گراؤت %48 فی صد ہوگئی، حالانکہ یہ گراؤت 2019-20 میں ہی دکھائی دینے لگی تھی اب اس میں مزید گراؤت آگئی۔ اس طرح انویسٹمنٹ کے ذریعہ بھی اس کی بازیابی میں بہت وقت لگے گا۔ ہم کو اس کٹھن وقت سے نکلنے کے لئے بہت کڑے فیصلے لینے ہوں گے۔

50: حالانکہ افراط زر برداشت کی حد سے اوپر ہی ہے، لیکن یہ فطری طور پر مالیاتی نہیں ہے۔ غذائی اجناس کی سپلائی میں روکاؤٹس، ٹیکس کی بھرمار (اینڈھن پر اور شراب پر) سونے کی قیمتوں میں اچھال نے افراط زر کو بڑھانے میں کیٹالسٹ کا کام کیا ہے۔ افراط زر %4.4 فی صد پر ہے، یہ ہیڈ لائن افراط زر سے %2.3 فی صد کم ہی ہے، میرے خیال میں اکتوبر سے ہیڈ لائن افراط زر میں نرمی آئے گی۔ موافق حالات سے ان لوگوں سے معیشت تیز ہوگی، سپلائی لائن بہتر ہو جائے گی، اس میں زراعتی اور غیر زراعتی اشیاء کی قیمتوں میں بہتری آئے گی۔ مانسون کے خطرہ بھی کم ہو جائیں گے، کیونکہ اس بار مانسون کی بارش اوسط سے %9 فی صد زیادہ ہی ہوئی ہے۔ خریف کی بوائی کا علاقہ %4.8 فی صد بڑھ گیا ہے، ہمارے تالاب، جھیل وغیرہ پچھلے دس سال کے مقابلہ ریزروائر %15 فی صد سے اوپر ہو گیا ہے، رنج فصل کی بہتر امید ہے۔ دالوں، تلیوں، اور گنے کی بہتر فصل غذائی قیمتوں کو مضبوط کرے گی اناج کی بوائی میں اب مزید علاقہ شامل ہو گیا ہے۔ ہمارا فوڈ اسٹاک پہلے سے دوگنا ہے۔ قیمتیں کم ہوں گی۔ سبزیوں کو قیمتیں جو آسمان چھو رہی تھیں دسمبر تک ٹھیک ہو جائیں گی۔ چھوٹی چھوٹی پالٹری فارمس بھی کام کرنے لگے ہیں۔ پروٹین آئٹم میں بھی بڑھوتری ہوگی۔ لہذا فوڈ آئٹم میں اور زراعتی بہتری آنے سے دیہی مزدوری بڑھے گی اس طرح لوگوں کو کام ملے گا۔

51: پھلکرم میں منافع خوری بڑھی ہے سوشل دوری کی وجہ سے عوام سستا سامان خریدنے کے لئے دور نہیں جا پارہے تھے اس مہلک وبا کے بعد تجارت میں مقابلہ بڑھے گا، جیسا کہ امریکہ میں ”آئزن ہاور“ کے زمانہ میں ہوا تھا۔ موجودہ وقت میں کووڈ-19 کے معاملہ کم ہو رہے ہیں، جب تک کہ اس وبا کی دوسری لہر نہیں آتی ہے تو سپلائی چین قریب قریب نارمل ہو جائے گی، اس سے قیمتوں میں استحکام بنا رہے گا۔ پھر بھی مانگ نارمل ہونے میں وقت لگے گا۔ اور اگلے سال تک یہ کمزوری بنی رہے گی۔ ان حالات میں کارپوریٹ پرائزنگ پاورٹائیڈ ریکورنہ ہو سکے۔ صنعتوں میں کم مقابلہ ہونے کی وجہ سے افراط زر میں کمی ممکن نہیں دکھائی دے رہی ہے۔ ہم کو مستقبل میں غذائی سپلائی لائن میں قیمتیں نظر آ رہی ہیں۔ پھر بھی امید ہے کہ افراط زر پر قابو پایا جائے گا۔

52: تین میکر و فائینشیل خطرات مجھ کو دکھائی دے رہے ہیں جس کا اثر مونیٹری پالیسی پر پڑے گا۔ پہلا اگر گروتھ سکتی ہے لے وقت تک تو ہماری پالیسی میں ہجانی کیفیت یا داغ داغ کی نوبت آجائے گی ایسے میں صحیح قدم سے ہی واپسی ممکن ہو سکے گی۔ فیڈ بیک میں چھید ہونے سے قرضوں، مالی اور بچت کی سرمایہ کاری بیلنس گڑبڑا جائیں گے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو بینک کی ریکوری دھڑام ہو جائے گی اور یہ ہجانی کیفیت لے وقت تک برقرار رہے گی اب تک مالیاتی سرگرمیوں میں کمی 20-2019 کے مقابلہ زیادہ ہے، اور یہ سال 21-2020 کی پہلی چھ ماہی تک رہے گی۔ یہ فیکل گیپ بڑھتا ہی جا رہا ہے، اور یہ سرکار کے باروانگ پروگرام کی وجہ سے ہو رہا ہے، ان دو سالوں میں یہ گیپ دوگنا ہو گیا ہے۔ نتیجتاً ییلڈ کرو (پیداواری لائن) حساب کی رو سے ناخوشگوار ہے اس سے گروتھ کا صحیح اندازہ نہیں ہوتا ہے، اور نہ ہی افراط زر کا۔ یہ صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے بیشتر ممالک میں یہی حالت ہے۔ خالص اسٹریٹیجی کے طور پر ہماری مونیٹری پالیسی اس میں بیلنس قائم رکھنے میں کامیاب ہوگی، حالاں کہ موجودہ وقت میں سرکاری مارکٹ باروانگ سوسال میں سب سے کم ہے پھر بھی ہم امید کرتے ہیں کہ ہم ان حالات سے بخوبی پنٹ لیں گے۔

53: دوسرا، اگر موجودہ اصلی منفی انٹرسٹ ریٹ مزید گرتا ہے اس سے بہت تباہی آئے گی، اور مجموعی بچت بری طرح متاثر ہوگی ساتھ ہی کرنٹ اکاؤنٹ اور میڈیم ٹرم گروتھ معیشت کی جھکولے کھائے گی۔ پھٹکر فلکسڈ ڈپوزٹ ریٹ موجودہ وقت میں ایک سال کے لئے 4.90% فی صد سے 5.50% فی صد ہے اور ہیڈ لائن افراط زر اس سے زیادہ ہے، یہ تو بچت کرنے والوں کے لئے نقصان کا سودا ہے جب کہ مستقبل میں افراط زر اور کم ہونے کی امید ہے، اس سے پالیسی روم میں کچھ گنجائش دکھتی ہے۔ یہ عقل مندی ہے کہ اب کے لئے پالیسی ریٹس ہولڈ کئے جائیں۔ برقرار رکھے جائیں۔

54: تیسرا مسئلہ مونیٹری پالیسی اور مالیاتی استحکام کے مابین تعلقات کا ہے۔ اس میں گہرائی آئے گی خاص طور سے اگلے سال حالاں کہ لے انٹریٹ ریٹ کے لئے یہ کم ہوگا، لیکن یہ کارپوریٹ اور گورنر گیلو لیوریج کے لئے ہوگا۔ غیر معمولی سکڑن پالیسی ٹریڈ کو آف کر دیتی ہے، یہ صارف اور تجارت میں اگلے دو تین کوارٹرس میں اعتماد بحال کر سکتی ہے، بشرطیکہ اپنے فیصلوں سے کچھ الگ ہٹ کر پالیسی رہنمائی کرے اور اپنا بہتر رول ادا کرے۔

55: مندرجہ بالا باتوں پر غور کرتے ہوئے میں پالیسی ریٹ غیر تبدیل شدہ برقرار رکھنے پر اپنا ووٹ دیتا ہوں۔ مزید یہ کہ اس پر غور کرتے ہوئے کہ 2021-22 کے آخر تک آؤٹ پٹ گیپ کافی کم ہو جائے گا۔ مہلک و با سے مانگ کی تباہی لاجسٹک نیٹ ورک کے ذریعہ پیداوار اور اس کی تقسیم میں بیلنس قائم کرنے کی وجہ سے ہیڈ لائن اور کور افراط زر کے دباؤ سے پنپنے میں آسانی ہوگی میں قرارداد میں موجود گائیڈنس اور مراعات برقرار رکھنے کے حق میں اپنا ووٹ دیتا ہوں۔

ڈاکٹر مائیکل دیبا راتا پاترا کا بیان (اسٹیمینٹ)

56: سال 2020-21 کے لئے جی ڈی پی گروتھ کا پروجیکشن پہلی مرتبہ ایم پی سی قرارداد میں رکھا گیا ہے، یہ کووڈ-19 کے اثرات کو معیشت میں لگے زخموں پر مرہم لگانے کی طرح ہے۔ اگر این ایس او کی عارضی اسٹیمینٹ دوسری سہ ماہی کے لئے مانے جائیں جس کی امید نومبر ماہ تک ہے تو ہم بہتری کی طرف مائل ہیں، ہندوستان اپنی تاریخ میں پہلی مرتبہ سال کے پہلے نصف میں ڈھلوان کی طرف گامزن ہوا ہے۔ جی ڈی پی معاشی سرگرمیوں کا مجموعی انڈیکس ہوتا ہے اور یہ انسانی کمزوریوں کو چھپاتا ہے کچھ زیادہ تو نہیں، اگر پروجیکشن برقرار رہتا ہے تو جی ڈی پی کا لیول تقریباً 6% فیصد گھٹ جائے گا کووڈ-19 کے پہلے حالات سے اور اس کی بازیابی میں زیادہ وقت لگے گا یہ بھی ایک احساس ہی ہے کہ ہماری معیشت گری رہی ہے، اور کووڈ کے بعد کی حالت کیسی ہوگی ہم اس کا اندازہ ابھی نہیں کر سکتے ہیں۔ سماجی برتاؤ میں تبدیلیاں اور کمرشیل نارمس اور کام کی جگہ

میں تبدیلیاں ان کی وجہ سے اسٹریکچرل تبدیلی ہو سکتی ہے۔

57: معیشت کی ان لاکنگ نے لوگوں کو بازار میں نکلنے کا موقع فراہم کر دیا، اور کچھ خطرناک نشان ہرے ہو گئے، مطلب آزادی مل گئی۔ اس سے معیشت کی بازیابی کی طرف امید کی کرن نظر آنے لگی، شاید خطرات کی وارننگ ہے کوڈ۔ کرو (خط) گھوم رہا ہے، شہروں سے دیہی علاقوں کی طرف۔ ہندوستان میں دوسری لہر کی وارننگ دی جا رہی ہے۔ اس نے یورپ، اسرائیل، انڈونیشیا میں دستک دے دی ہے۔ ہندوستان دنیا میں اس وبا کے شکار ہونے والے لوگوں کی تعداد کے حساب سے دوسرے نمبر پر پہنچ گیا ہے ہمارا ہیلتھ کیئر انفراسٹرکچر ابھی اس قابل نہیں ہوا ہے کہ سب کی امیونٹی بڑھا سکے۔ معیشت میں بازیابی اس وقت تک صحیح طور پر نہیں ہو سکتی جب تک دوا، ٹیکہ کی کھوج نہیں ہو جاتی حالانکہ مریض اچھے ہونے کی تعداد زیادہ ہو رہی ہے۔ بہترین ڈرائیورس کی غیر موجودگی میں معیشت بہتر ہونے کی امید کم ہے ایکسپورٹ بہتر ڈرائیور ہو سکتا ہے، لیکن ڈیلیوری (ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن) نے نئے پروجیکشن کے حساب سے 2020 میں ورلڈ ٹریڈ وولیوم %9.2 گھٹ جائے گا۔ درمیانی مدت میں انویسٹمنٹ کی اہمیت کم ہو گئی ہے۔ جب سرمایہ کاری کم ہوگی تو تجارت بھی کم ہوگی اس کا اثر ہم دیکھ بھی رہے ہیں۔ مینوفیکچرنگ پوائنٹس کم پروجیکشن دے رہی ہیں، رہائشی تعمیرات بغیر فروخت کے کھڑی ہیں کارپوریٹ اور مالیاتی اداروں کی بیلنس شیٹ گڑبڑا گئی ہیں، تجارت اندھیرے کی طرف جا رہی ہے کل ملا کر سرمایہ کاری کم ہونے سے بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔ ایسے میں پالیسی کی مداخلت اہم رول نبھاسکتی ہے۔ واضح طور پر ہم کہہ سکتے ہیں، عوامی سرمایہ کاری اس خلاء کو پُر کر سکتی ہے، اور اہم رول ادا کر سکتی ہے۔ مونیٹری پالیسی پسندیدہ طور پر پونجی کا سٹ (قیمت) کم کر کے اور خطرات کم کر کے لوگوں کو راحت دے سکتی ہے۔

58: موجودہ ماحول میں مونیٹری پالیسی اور فسل پالیسی دونوں ہی سخت ماحول سے گزر رہی ہیں، کچھ خط سوار ہے۔ فسل پالیسی کے لئے ٹیکس حصول دھڑام ہو گیا ہے پہلی سہ ماہی میں یہ صرف %32 فی صدر ہائیڈروجن پمپنگ سروس کارپوریٹیشن خسارہ اپریل سے اگست تک %121.9 فی صد (پہلی سہ ماہی) بجٹ اسٹیٹ سے کم رہا۔ مونیٹری پالیسی کے لئے ہیڈ لائن افراط زر %6 فی صد سے زیادہ رہا لگاتار تیسرے مہینہ گروتھ کو بڑھاوا دینے کے لئے اسٹریکچرل سدھاروں کی ضرورت ہے۔ لیکن غیر یقینی حالات کی وجہ سے اور سماجی کھینچاؤ کی وجہ سے بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔

59: ہیڈ لائن افراط زر کے حوالہ سے جو کہ اوپری حد سے بھی زیادہ ہے جو ہدف جون 2020 کے لئے رکھا گیا تھا۔ ایسے میں مونیٹری پالیسی کے رول کو جانچنے کی ضرورت ہے۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ جب افراط زر کا دباؤ سپلائی کی تنگی اور قیمتوں کے دھکے سے باہر نکل سکتا ہے، افراط زر برابر برقرار نہیں رکھ سکتا جب تک مالیاتی ماحول نہ بدلا جائے۔ یہ میل ملاپ کر سکتا ہے مجموعی مانگ کو بڑھا کر جیسا کہ منی سپلائی بڑھنے یا گھٹنے سے اثر پڑتا ہے اور پالیسی ریٹ کی گھٹا کر بھی اس کو قابو کیا جاسکتا ہے۔ مونیٹری پالیسی نے اپنا یا ہے بہتر ضلع صفائی والا ماحول تاکہ گروتھ کی بازیابی ہو سکے اور کوڈ۔19 کے اثرات کو کم کیا جاسکے۔ اس مراعات میں لکویڈیٹی کی کارگزاری بھی بہت اہم ہے۔ سسٹم میں ضرورت کے حساب سے لکویڈیٹی ڈالنا، ریزرو منی منعکس ہوئی ہے %17.6 فی صد اور اس کو سی آر آر میں ایڈجسٹ کر دیا گیا لیکن اس کو منی سپلائی میں نہیں دکھایا گیا ہے۔ کیوں کہ بڑھی ہوئی رقم کرنسی ڈپازٹ تناسب بڑھوتری سے دباؤ میں آگئی رقم ریورس ریپو کی شکل میں آربی آئی کے پاس سی آر آر ضروریات سے اوپر مانی گئی۔ نتیجتاً عام حالت میں %12 فی صد نامینٹل ٹرمس میں اور %6 فی صد حقیقی ٹرمس میں منی سپلائی مانی گئی۔ سہ ماہی کے حساب سے موسمی طور پر سالانہ ریٹ سے ایڈجسٹ کر دی گئی، اب منی گیپ منفی ہو گیا ہے۔

60: سہ ماہی وی اے آر فریم ورک میں منی سپلائی اور پالیسی ریٹ میں کمی مل کر افراط زر میں صرف %4 فی صد کا فرق ہدف سے بناتی ہے، 2020-21 کی پہلی چھ ماہی میں نوڈ سپلائی میں کمی اور ایندھن کی قیمتیں %71 فی صد افراط زر پر فرق ڈالتی ہیں، اس کے بعد %28 فی صد افراط زر نامعلوم وجوہات کی بناء پر ہوتا ہے اور اچھینج ریٹ میں تبدیلیاں اور ایسٹ کی قیمتیں مل کر قریب %12 فی صد تعاون کرتی ہیں۔ %15 فی صد

افراط زر منفی مانگ کی وجہ سے جو کووڈ-19 کی وجہ سے ہوتا ہے۔

61: ان حالات میں مونیٹری پالیسی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ موقع کے مطابق مرؤت سے کام لے، ان مشکل حالات میں وہ اپنی مراعات جاری رکھے جب تک افراط زر کم نہ ہو جائے جیسا کہ 2020-21 کی آخری چھ ماہی میں اس کو اندازہ کیا گیا ہے۔ تین باتوں کی ضرورت ہے جن پر کام ہو۔ پہلا۔ پائیدار گروتھ ڈرائیورس سے جھوٹے اسٹارٹس کو الگ کیا جائے، اس معاملہ میں سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لئے پوری کوشش کی جائے۔ دوسرا۔ اس غیر یقینی حالت میں جب مونیٹری پالیسی مراعات فراہم کرنے کے حق میں ہے، یہ ضروری ہے کہ افراط زر کی وجوہات پر نگاہ رکھی جائے تاکہ یہ قابو میں رہے۔ اس مقصد کے لئے مجموعی مانگ کے سبھی نشانوں (انڈیکسز) بشمول مالیاتی اور کریڈٹ سبھی اشیاء، پر لگاتار افراط زر کی نبض پر دھیان دیا جائے۔ تیسرا۔ معاشی سرگرمیوں اور بڑھتے ہوئے افراط زر میں غیر معمولی کھینچاؤ اور غیر یقینی صورت کو قابو میں رکھنے کے لئے رہنمائی کرتے ہوئے فیصلہ کئے جائیں۔ پالیسی کی شقوں میں رہنمائی کا پیغام مستقبل کی چھوٹی مدت کے لئے انٹریسٹ ریٹ کی منصوبہ بندی کی جائے۔ ان سب پر، اس لئے رابطہ قائم رکھنا بہت ضروری ہے تاکہ ہم اپنی امیدوں پر کھڑے اتر سکیں۔

62: میں اپنا ووٹ ایم پی سی کی قرارداد میں بتائی گئی مونیٹری پالیسی کی مراعاتی رویہ کو برقرار رکھنے اور پالیسی ریٹ غیر تبدیل شدہ رکھنے کے حق میں دیتا ہوں۔

شری شکتی کانت داس کا بیان (اسٹیٹمنٹ)

63: سال 2020-21 کی پہلی سہ ماہی کی معاشی سرگرمیوں میں زبردست سکڑن کے بعد، بہت سے اونچی سرعت والے اشاروں کے استعمال سے اس سال کی دوسری سہ ماہی میں سلسلہ وار سدھاروں کے اشارے مل رہے ہیں۔ سبھی امکاناتوں میں بازیابی دیہی مانگ پر ہی منحصر ہے۔ شہری علاقوں میں بھی مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگست میں سواری گاڑیوں کی مانگ بڑھی، جی ایس ٹی میں حصولیابی مہلک وبا کے پھیلاؤ سے پہلے کی پوزیشن میں آئی، ای۔وے بلس بڑھے۔ ٹیکس وصولی ستمبر میں ٹھیک ٹھاک رہی۔ پی ایم آئی مینوفیکچرنگ اور سروسز میں مضبوط سدھار آیا۔

64: سیکٹورل سدھار پر تیزی سے ریکوری بڑھنے کی امید کی جاتی ہے۔ مستقبل کو ذہن میں رکھتے ہوئے کئے گئے سروے جو آربی آئی کے ذریعہ کئے جاتے ہیں، بتاتے ہیں کہ ہماری ریکوری لگاتار بہتر ہو رہی ہے۔ گھریلو معاملات معاشی حالات میں بہتری کی امید کر رہے ہیں۔ اگلے ایک سال میں روزگار اور آمدنی میں اضافہ ہوگا ایسی امید ہے۔ صلاحیتوں کے استعمال میں سال کی دوسری سہ ماہی میں اضافہ دکھ رہا ہے۔ تیسرے سہ ماہی اور اس کے بعد مزید اضافہ ہوگا۔ صنعت کار اپنے پروڈکشنس کے پھیلاؤ کی امید کر رہے ہیں انہیں امید ہے کہ سال 2021-22 کی شروعات میں ہم کو آرڈر ملنے لگیں گے۔ بزنس امید انڈیکس (بی ای آئی) بتاتا ہے کہ سال کی تیسری سہ ماہی میں تجارت میں اور وسعت آئے گی۔

65: پھر بھی شروعاتی فام ریکوری میں تنزلی کی طرف مائل غیر یقینی حالات اس کے پہلوں کو ریت میں دھسنے ہوئے محسوس کر سکتے ہیں ان سے پہلی چیز ہے کووڈ-19 کی دوسری لہر۔ پرائیویٹ انویسٹمنٹ سرگرمیاں دھیمی ہو سکتی ہیں جب کہ گھریلو مالی حالت دھیرے دھیرے آسان ہو رہی ہے۔ بیرونی مانگ بھی کم رہنے کی امید ہے کیوں کہ عالمی معاشی سرگرمیوں اور تجارت بہت سکڑن ہے، پھر بھی کل ملا کر ہم امید کرتے ہیں کہ سال 2020-21 کی دوسری سہ ماہی میں جی ڈی پی کی سکڑن میں کچھ کمی آ سکتی ہے، اور چوتھی سہ ماہی تک مثبت (پوزیٹیو) گروتھ لوٹ آئے گی۔ مسلسل سدھاروں کے باوجود بھی تیسری اور چوتھی سہ ماہی میں ہماری جی ڈی پی 9.5% فی صد سکڑی رہے گی۔)۔ (9.5%)

66: جون سے ہی افراط زر برداشت کے ہدف سے زیادہ 6% فی صد ہے یہ قیمتوں میں زبردست دباؤ کی وجہ سے ہے ہندوستان میں افراط زر کا کاتیزی سے اوپر بڑھنا اور اس مدت میں بالکل الٹا ہے، دوسرے بڑھے ہوئے معاشی بازاروں کے مقابلہ (ای ایم ای ز) جہاں افراط زر لاک ڈاؤن سے پہلے کی مدت کے مقابلہ معتدل ہے۔ سپلائی سائیکل یعنی کم سپلائی اور غذائی اشیاء کی پی آئی (کل سی پی آئی کا 46%) میں منافع

خوری کی وجہ سے آئے اچھال نے افراط زر میں %60 فی صد کا اضافہ کرا ہے۔ اس کے علاوہ تجارتی قیمتوں میں اضافی صفائی سے متعلق خرچوں میں بڑھوتری ہوئی، اس میں سماجی دوری اور مزدوروں کی کمی کا بھی اثر رہا۔

67: ہم افراط زر پر نظر ڈالیں، نوڈ افراط زر اعتماد پر آسکتا ہے، اچھی خرید کی فصل اور موافق ربیع کی فصل کی امید سے آر بی آئی کے ذریعہ کیا گیا گھریلو سروے کو امید ہے کہ تین ماہ کے بعد افراط زر نرم ہو جائے گا۔ جیسے ہی معاشی سرگرمیاں شروع ہو جائیں گی اور سپلائی ٹھیک ہو جائے گی تو صنعتوں پر قیمتوں کا دباؤ کم ہوگا، تو قیمتیں گریں گی۔ پھر بھی اگر سپلائی سائیڈ میں روکاؤ نہیں آئیں تو ہماری غذا سے متعلق ساری امید دھڑام ہو جائیں گی۔ کل ملا کر سال کے آخری چھ ماہی میں اور اگلے سال کی پہلی سہ ماہی میں افراط زر کو اعتماد پر آنے کی امید ہے۔

68: آر بی آئی کا لکونیڈی انتظام روایتی اور غیر روایتی دونوں کے ذریعہ 12.3 لاکھ کروڑ روپیہ یعنی جی ڈی پی 2019-20 کا %1.6 فی صد طے کیا گیا ہے۔ یہ مختلف مارکٹ سگمنٹس میں خطرات سے نپٹنے اور مالی حالت بہتر کرنے میں مددگار ہوا ہے۔ مارچ سے اگست 2020 تک مالیاتی بہاؤ میں کافی سدھار آیا ہے۔ اس سے لکونیڈی زائد ہوئی قرضوں کو رتبہ بھی ملا۔ مسلسل رہنمائی کے باوجود مراعاتی قدم جب تک ضروری ہے اٹھائے جاتے رہیں گے۔ مالیاتی بازار کسی حد تک تذبذب میں رہے اور ہماری امید پر کھرے نہیں اترے۔ بازار کے شرکت داران قدموں سے تعلق رکھتے ہیں وہ چاہتے ہیں یہ مراعات ملتی رہیں۔

69: مونیٹری پالیسی مالیاتی بازاروں کے ذریعہ ہی کام کرتی ہے یہ بازار پالیسی کے اشاروں کو حقیقی معیشت میں پہنچاتے ہیں۔ پالیسی کی نبض کو بغیر کسی شکاف کے افزائش کے لئے ضروری ہے کہ مونیٹری اتھارٹی کی پالیسی بازار کو اچھی طرح سے سمجھیں تاکہ مارکیٹ شراکت داروں اور اتھارٹیز دونوں کی امیدیں ہم آہنگ رہیں۔ ایم پی سی اپنی گائیڈنس کو آگے کرتے ہوئے یہ اشارہ دے کہ اس مالی سال اور اگلے مالی سال میں دی گئی مراعات جاری رہیں گی جب تک ان کی ضرورت ہے۔ گروتھ کی بازیابی پائیدار بنیاد پر اور کووڈ-19 کے اثرات کو کم کرنے کے لئے یہ مراعات ضروری ہیں معیشت کے لئے۔ ہم یہ بھی یقین دلائیں کہ افراط زر ہدف کے اندر رہی رہے گا۔ یہ بڑھی ہوئی رہنمائی اور مضبوط ہوا اور لمبی مدت کے لئے یہ بازار میں پہنچے اور معیشت میں خرچ اور سرمایہ کاری کی مانگ کو مدد دے۔ موجودہ اسٹریکچرل سدھاروں جو سرکار کے ذریعہ کئے گئے ہیں، سے سرمایہ کاری میں بڑھوتری کی امید ہے، اس سے سپلائی کی روکاؤ دور ہوگی اور افراط زر بھی نرم ہوگا۔

70: اس اسٹیج پر مونیٹری پالیسی کو کووڈ-19 کے خطرناک اثرات سے نکلنے اور معیشت کو مضبوط کرنے کے لئے مدد دینا ہے۔ اور اسی وقت یہ بھی یقین دہانی کرانا ہے کہ افراط زر میری امید کے برخلاف بڑھے گا نہیں۔ سپلائی سائیڈ روکاؤ میں جس کی وجہ سے افراط زر میں تیزی آئی اب دور ہو رہی ہیں اور آگے آنے والے مہینوں میں مزید آسانیاں ہو جائیں گی جیسے ہماری معیشت معمول پر آجائے گی۔ ہم موجودہ افراط زر کو بخوبی دیکھ رہے ہیں، اور ہم مراعاتی اقدام جاری رکھیں گے اس وقت تک جب تک کہ ہماری گروتھ پائیدار اور مضبوط بنیاد پر نہیں آجاتی۔ اس کے علاوہ افراط زر کو اعتماد پر لانے کے لئے بنائے منصوبہ اور نقصان سے نپٹنے کے لئے کئے گئے بندوبست کے مدنظر میں پالیسی ریٹ کو غیر تبدیل شدہ رکھنے اور مراعات کو اس مالیاتی سال اور اگلے مالیاتی سال تک جاری رکھنے کے حق میں اپنا ووٹ دیتا ہوں۔ اس سے بازار کے نشیب و فراز اور غیر یقینی حالات کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ اس سے مونیٹری پالیسی کے ذریعہ گروتھ بازیابی کے لئے اٹھائے گئے طریقہ کار سے ملے گی اور افراط زر ہدف کے اندر رہنے کی یقین دہانی ملے گی۔ میں مانتا ہوں کہ مستقبل میں ریٹ میں مزید کمی کی گنجائش ہے اگر افراط زر ہماری امید کے حساب سے رہتا ہے۔ اس خلاء کو گروتھ میں ریکوری کے لئے استعمال کیا جائے۔ اسی درمیان پچھلی مونیٹری پالیسی کارروائیوں کو لگاتار عمل میں لانے سے ہماری مالیاتی حالات اور بہتر ہوں گے۔

(یوگیش دیال)

(چیف جنرل منیجر)

پریس ریلیز 21-2020-2021/533